بیسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 20 اکتوبر 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

صنعت اور کان کنی و معدنیات

چنیوٹ میں لوہے کے ذخائر کی دریافت

*1431: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کی سبزی منڈی کے آس پاس لوہے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں جو لمبی مدت تک ملکی ضروریات کی کفالت کر سکتے ہیں اور ملکی معیشت میں ایک مثبت اضافہ کا سبب بن سکتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2002 کی صوبائی اسمبلی پنجاب یہ لوہا نکالنے کیلئے چنیوٹ سٹیل ملز لگانے کیلئے تین ارب روپے مختص کر چکی ہے، اس سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے کیا حکومت یہاں سٹیل ملز قائم کر کے فی الفور لوہا نکالنا چاہتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 15 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) محکمہ ہذا کی حاصل کردہ سرکاری معلومات بذریعہ جیالوجیکل سروے آف پاکستان اور پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن (PUNJMIN) کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق چنیوٹ اور رجوا کے گردونواح میں زیر زمین قریباً 72 تا 170 میٹر کی گہرائی میں اعلیٰ کوالٹی لوہے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں یہ ذخائر خام لوہے کی ملکی ضروریات کو پورا کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان میں آئرن کی مقدار 33% سے 86% تک موجود ہے اور یہ دنیا کے بہترین ذخائر میں سے ہیں۔ چنیوٹ میں مذکورہ بالا ملنے والے لوہے کے ذخائر کا اب تک کی تحقیقات کے مطابق تخمینہ 610 ملین ٹن ہے۔
جیالوجیکل تحقیقات کے مطابق یہ ذخائر دنیا کے بہترین لوہے کے ذخائر برازیل، روس (کوہ قاف) اور بھارت (گووا) کے ہم پلہ ہیں۔

(ب) 2002 میں مختص کردہ بجٹ کے بارے میں محکمہ ہذا کو علم نہ ہے، تاہم تمام تر تحقیقات مکمل ہونے پر (پانچ سال تک) پرائیویٹ سیکٹر کے لئے ایک منی سٹیل مل لگانے کے روشن امکانات موجود ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2008)

لاہور میں قائم انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

2277*:جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) لاہور میں کتنی اور کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے؟

(د) اس وقت کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹ شہری حدود میں آچکی ہیں؟

(ہ) کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ کو شہری آبادی سے باہر منتقل کیا جارہا ہے؟

(و) اس وقت کس کس انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹ خالی ہیں،ان انڈسٹریل اسٹیٹ کے نام اور ان میں خالی پلاٹوں کی تفصیل تفصیلاً بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 27نومبر 2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) لاہور میں مندرجہ ذیل چار مقامات پر انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہیں:-

1) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور

2) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ سندر رائیونڈ روڈ لاہور

3) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ لاہور

4) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سندر رائیونڈ روڈ لاہور

(ب)

نام انڈسٹریل اسٹیٹ	قائم کردہ سال	رقبہ
I) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور	1964	565ایکڑ
ii) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ سندر رائیونڈ روڈ لاہور	2004	1602ایکڑ
III) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ لاہور	1961-62	9.75ایکڑ

IV)سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سندر 2003-04 910 کنال 10 مرلہ
رائیونڈ روڈ لاہور

(ج) I) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور میں 469 پلاٹ ہیں-ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

پلاٹ سائز	تعداد
14مرلہ	16
15مرلہ	01
ایک کنال	62
دو کنال	149
چار کنال	88
ایک ایکڑ	102
1.5ایکڑ	4
2ایکڑ	25
3ایکڑ	9
5ایکڑ	9
6ایکڑ	1
7ایکڑ	1
9ایکڑ	1
23ایکڑ	1
میزان	469

II) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ سندر رائیونڈ روڈ لاہور میں 667 پلاٹ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

پلاٹ سائز	تعداد
4کنال	147
ایک ایکڑ	346
2ایکڑ	90

3ایکڑ	36
5ایکڑ	27
6ایکڑ	9
10ایکڑ	8
14ایکڑ	2
20ایکڑ	2
میزان	667

III)سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ لاہور میں 40 پلاٹ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

پلاٹ سائز	تعداد
2 کنال	12
ایک کنال	19
10مرلے	9
میزان	40

IV) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سندر، رائیونڈ روڈ لاہور میں 344 پلاٹ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

پلاٹ سائز	تعداد
4کنال	55
2کنال	110
ایک کنال	170
10مرلے	9
میزان	344

(د) اس وقت مندرجہ ذیل انڈسٹریل اسٹیٹس شہری حدود میں آچکی ہیں:-

I)قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور

II) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ لاہور

(ہ) کسی بھی انڈسٹریل اسٹیٹ کو شہری آبادی سے باہر منتقل نہیں کیا جارہا ہے۔

(و) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور، سندر انڈسٹریل اسٹیٹ سندر رائیونڈ روڈ لاہور، سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کوٹ لکھپت فیروزپور روڈ لاہور میں تمام پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں اور کوئی پلاٹ خالی نہ ہے-جب کہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سندر، رائیونڈ روڈ لاہور میں تمام پلاٹ قیمت کی ادائیگی پر بک ہو چکے ہیں-سول ورکس تقریباً مکمل ہو چکا ہے-صرف بجلی کا کام ابھی باقی ہے-جس کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعہ ان درخواست دہندگان کو پلاٹ الاٹ کئے جائینگے جنھوں نے پلاٹ بک کرائے ہوئے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2009)

لاہور-دریائے راوی سے ریت نکالنے کی تفصیلات

*1707: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں دریائے راوی سے کس کس جگہ ریت نکالنے کی اجازت ہے؟

(ب) ان جگھوں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ کب کتنی مالیت میں نیلام ہوا تھا؟

(ج) ریت نکالنے کے لئے کن کن کو ٹھیکہ جات دیئے گئے ہیں؟

(د) یہ ٹھیکے دار فی ٹرالی کتنی رقم وصول کرنے کے مجاز ہیں؟

(ہ) کتنے ٹھیکیداروں سے رقم ٹھیکہ کی وصولی کر لی گئی ہے اور کتنوں سے ابھی وصول کرنی ہے؟

(تاریخ وصولی 09 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 11 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) پنجاب معدنیات (ممنوعہ علاقہ جات میں منسوخی ریت پٹہ جات) آرڈیننس (NO.VII) مجریہ 1984 کے تحت دریائے راوی کے شاہدرہ ریلوے پل سے دو میل بالائی جانب اور دو میل زیریں جانب کے علاقہ کو نکاسی ریت و عطائیگی پٹہ جات کے لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے جبکہ باقی ماندہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کی حدود میں چودہ (14) پٹہ جات برائے نکاسی ریت عطا شدہ ہیں-جب کہ ایک (1) عام ریت بلاک خالی ہے جن کی تفصیل ہمراہ فہرست پٹہ جات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) جواب ایوان کی میز پر رکھی گئی فہرست پٹہ جات کے کالم 3 اور 5 میں بالترتیب موجود ہے-

(ج) جواب ایوان کی میز پر رکھی گئی فہرست پٹہ جات کے کالم 4 میں درج ہے-

(د) پنجاب معدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کے تحت نکاسی ریت کا فی ٹرالی کوئی ریٹ مقرر نہ ہے اور اس کا انحصار مالیت پٹہ اور علاقہ میں ریت کی طلب و رسد پر ہے تاہم ضلع لاہور کی حدود میں پٹہ داران

کی طرف سے دریائے راوی کے مختلف پٹہ جات سے ہونے والی نکاسی ریت کافی ٹرالی ریٹ کم سے کم مبلغ 50روپے اور زیادہ سے زیادہ مبلغ -/300روپے وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ پنجاب معدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کے تحت معدنی پٹہ جات برائے نکاسی عام ریت بذریعہ نیلام ہائے عام عرصہ دو(2)سال کے لئے عطا کئے جاتے ہیں اور زر نیلام کی قسط اول بوقت نیلام بصورت زرچہارم وصول کی جاتی ہے جب کہ بقیہ اقساط ششماہی بنیادوں پر واجب الادا ہوتی ہیں تاہم دریائے راوی کے ضلع لاہور کے پٹہ کی زرہائے نیلام، وصول شدہ اقساط اور مستقبل میں واجب الادا اقساط کی تفصیل ہمراہ فہرست پٹہ جات جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے کالم نمبر 6 میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2008)

ضلع سرگودھا میں قائم صنعتوں کی تعداد و تفصیل

***3316: محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ میں کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں /کارخانہ جات سے محکمہ ہذا کو کتنی گرانٹ سالانہ کس مد میں وصول ہوتی ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں /کارخانہ جات کو حکومت کیا کیا سہولیات اور مالی معاونت فراہم کرتی ہے؟

(د) اس وقت کتنی فیکٹریاں /کارخانہ جات اس ضلع میں غیر قانونی کام کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ضلع سرگودھا میں 450 صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کو کسی مد میں کارخانہ جات سے کوئی گرانٹ نہیں ملتی۔

(ج) ان فیکٹریوں /کارخانہ جات کو محکمہ ہذا کے توسط سے کوئی سپیشل سہولیات یا مالی معاونت کا پیکج میسر نہ ہے۔

(د) چونکہ حکومت پنجاب کی صنعتی پالیسی لبرل ہے لہذا کسی NOC کے بغیر کوئی صنعتی یونٹ نیگٹو ایریا کے باہر لگایا جا سکتا ہے دفتری ریکارڈ کے مطابق ضلع سرگودھا میں کوئی فیکٹری / کارخانہ غیر قانونی کام نہیں کر رہا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2009)

سال 08-2007 اور 09-2008 ضلع وہاڑی کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3971: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر کان کنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی آمدن سال وائز کس کس مد سے ہوئی؟

(ب) ضلع وہاڑی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران سال وائز کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو عام ریت / بھسر میں جو آمدن 08-2007 اور 09-2008 کو ہوئی اس کی تفصیل سالانہ بنیاد پر حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	آمدن
1	2007-08	-/7586308 روپے
2	2008-09	-/9849450 روپے

(ب) ضلع وہاڑی میں صرف عام ریت / بھسر پائی جاتی ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔ ضلع وہاڑی کو دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاول پور کنٹرول کرتا ہے اور اس دفتر کی Jurisdiction (حدود) میں پانچ اضلاع بشمول بہاول پور، رحیم یار خان، بہاولنگر، لودھراں اور وہاڑی آتے ہیں۔ ضلع وہاڑی کے لئے الگ بجٹ نہ دیا جاتا ہے تاہم مندرجہ بالا پانچوں اضلاع کی دیکھ بھال کے لئے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاول پور کو جو سالانہ بجٹ 2007-08 اور 2008-09 میں دیا گیا کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	بجٹ
1	2007-08	2546446/-
2	2008-09	2912834/-

(د) دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاول پور جو ضلع وہاڑی کے ساتھ چار اضلاع بہاول پور، رحیم یار خان، بہاولنگر اور لودھراں کو کنٹرول کرتا ہے کو سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	تنخواہ	ٹی اے / ڈی اے	کل رقم
1	2007-08	1736995/-	249458 /-	1986453/-
2	2008-09	2103474/-	207883/-	2311357/-

(ہ) دفتر ہذا کو صرف ایک سوزوکی جیپ اور ایک موٹر سائیکل فراہم کیا گیا ہے جن کی مرمت اور پٹرول پر سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران جو رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	گاڑی کی مرمت پر خرچ شدہ رقم	پیٹرول کی مد میں خرچ شدہ رقم	کل رقم
1	2007-08	59882/-	219000/-	278882/-
2	2008-09	39995/-	199617/-	239612/-

(و) دفتر ہذا سے متعلقہ کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

محکمہ کا ترقیاتی بجٹ و دیگر تفصیلات

*4206: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 09-2008 کے دوران ترقیاتی بجٹ کا صرف 18 فیصد خرچ کرنے پر پنجاب حکومت نے 10-2009 کے لئے محکمہ صنعت کا ترقیاتی بجٹ 1300 ملین روپے سے کم کر کے صرف 350 ملین روپے کر دیا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھوٹی صنعتوں اور ہنر مند افراد کو ایک ارب روپے کے قرضے دینے کا منصوبہ بھی سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی طرف سے گزشتہ سال فنڈز خرچ نہ کرنے کے باعث ختم کر دیا گیا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد، لاہور اور ملتان کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں Treatment Plant لگانے کے منصوبوں کے لئے بھی فنڈز نہیں دیئے گئے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کی ناقص پلاننگ کے باعث ضرورت مند افراد قرضہ کے حصول سے محروم رہے- گزشتہ سال ایک ارب روپے میں سے صرف 20 کروڑ روپے سمال انڈسٹریز نے ریجنل دفاتر کو منتقل کئے، جو ابھی تک تقسیم نہیں ہوئے جس کے باعث مالی سال 10-2009 کے دوران یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے ؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے مجموعی ترقیاتی بجٹ میں سے 740 ملین روپے کے فنڈز خرچ ہی نہیں کئے گئے جو سرنڈر کر دیئے گئے ؟

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ صنعت کی ناقص پالیسیوں کی اصلاح کے لئے حکومت کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 03 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے لئے سال 09-2008 میں ڈویلپمنٹ بجٹ کے ضمن میں 1214.000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس کے تحت محکمہ خزانہ پنجاب نے 714.339 ملین کی رقم جاری کر دی، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 714.339 ملین میں سے 424.339

ملین روپے خرچ کر دیئے باقی ماندہ رقم 290.000 ملین سال 2009-10 کے لئے سرنڈر کر دیئے گئے ہیں-

(ب) یہ درست نہیں ہے- پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو ایک ارب میں سے 500 ملین کی دو سکیمیں دی گئی تھیں جن میں سے ایک 200 ملین کی سکیم جون 2009 تک مکمل کر لی گئی اور 300 ملین کی سکیم ابھی جاری ہے جو جون 2010 تک مکمل ہو گی، 500 ملین کی سکیم بینک آف پنجاب کو دی گئی جس کا MOU تکمیل کے آخری مراحل میں ہے-

(ج) I) فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے تحت قائم کردہ M-3 انڈسٹریل سٹی میں Treatment Plant لگانے کے لئے PC-I تیار کیا گیا اور P&D ڈیپارٹمنٹ میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا لیکن اسے منظور نہ کیا گیا-

II) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹس میں Treatment Plant لگانے کے منصوبوں کے لئے فنڈز فراہم کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

a) <u>سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور:-</u> سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے اپریل 2007 میں 298 ملین کا PC-I منظور کیا گیا تھا اور 60 ملین روپے مالی سال 2008-09 میں ریلیز کئے گئے تھے- مالی سال 2009-10 کے لئے 78 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور اب تک 19.5 ملین جاری کئے گئے ہیں- موجودہ سال کے لئے منصوبہ کی مالی ضروریات 400 ملین روپے ہیں-
اگست 2008 میں 840 ملین روپے مالیت کا نظر ثانی PC-I پہلے ہی حکومت پنجاب کو جمع کروا دیا گیا ہے-

b) <u>ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ، ملتان:-</u> انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے پنجاب گورنمنٹ کو فیزیبلٹی سٹڈی اور PC-1، 7 جولائی 2009 کو جمع کروا دیا گیا جو ابھی تک منظور نہیں کیا گیا- PC-1 کی مالیت 730 ملین روپے ہے-

c) <u>قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور:-</u> ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی تحویل میں زمین ابھی تک انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ / PIEDMC کو منتقل نہیں کی گئی جس کے نتیجہ میں PC-1 فائنل ہونے کے باوجود منظوری کے لئے پیش نہیں کیا جا سکا- محکمہ صحت کی جانب سے زمین انڈسٹریز

ڈیپارٹمنٹ /PIEDMC کو ٹرانسفر ہونے کے بعد PC-1 فائنل کر کے منظوری کے لئے جمع کروادیا جائے گا۔ PC-1 کے مطابق تخمینہ 1300 ملین روپے ہے۔

(د) مالی سال 09-2008 میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے تین ہزار پانچ سو چھبیس پارٹیوں کو 324.080 ملین رقم قرضہ کی صورت میں تقسیم کی۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔ 740.000 ملین کی رقم میں سے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 290.000 ملین برائے مالی سال 10-2009 کے لئے carry forward کی درخواست کے ساتھ سرنڈر کئے تھے، جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ایس ایم ای 300.000 ملین کی سکیم منظور ہوئی تھی جس کے فنڈز اپریل 2009 میں محکمہ خزانہ پنجاب نے جاری کئے جبکہ سال ختم ہونے میں دو ماہ رہ گئے تھے جن میں 300.000 ملین کی رقم قرض خواہوں میں تقسیم کرنا ناممکن تھا اس لئے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 300.000 ملین میں سے 10.00 ملین خرچ کر لئے اور بقایا 290.000 ملین اگلے مالی سال 10-2009 کے لئے carry forward کی درخواست کے ساتھ سرنڈر کر دیئے۔

500.000 ملین کے قرضہ جات جو کہ بنک آف پنجاب نے دینے تھے اس میں سے 50.00 ملین کی رقم محکمہ خزانہ کی طرف سے جاری ہی نہیں کی گئی جبکہ 450.000 ملین برائے مالی سال 10-2009 کے لئے Carry forward کی درخواست کے ساتھ سرنڈر کر دیئے جن میں سے 70.00 ملین کی رقم اس سال جاری کر دی گئی ہے۔

(و) درج بالا وضاحت کی روشنی میں یہ غیر متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

کوئلہ و نمک نکالنے کے لئے دیئے گئے پٹہ جات کی تفصیلات

*5577: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں، پٹہ داروں کے نام اور پتہ جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی آمدن ہوئی؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 27 فروری 2010)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ کی کان کنی ہو رہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ معدنیات پنجاب کے مندرجہ بالا اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ کی کان کنی کے لئے پٹہ جات عطا کئے گئے ہیں۔پٹہ داروں کے نام اور رقبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں مائنز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ کو 2008-2007 اور 2009-2008 میں درج ذیل آمدنی ہوئی:۔

سال	کوئلہ	نمک
2007-08	18869120	19577200
2008-09	20435735	20865575

(تاریخ وصولی جواب 6 جولائی 2010)

سال 2009، ڈپلومہ آف انجینئرنگ میں ناقص رزلٹ کی وجوہات

*4281: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ فنی تعلیمی بورڈ پنجاب کے زیر اہتمام ہونے والے ڈپلومہ آف انجینئرنگ کے سالانہ امتحان 2009 میں شریک طلبہ کی بڑی تعداد فیل ہوئی ہے اس کی وجوہات کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2010)

جواب

وزیر صنعت

جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرز (DAE) کے امتحانات منعقدہ 2009 کے نتائج تسلی بخش نہیں ہیں۔

فنی تعلیمی بورڈ پنجاب لاہور کے زیرانتظام ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرز (DAE) کے امتحانات منعقدہ 2009 میں مجموعی طور پر 127217 طلباء شریک ہوئے جن میں سے 50495 پاس اور 76722 فیل ہوئے۔ اس امتحان کی پاس فیصد 40% رہی۔

متذکرہ امتحانات میں ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کے زیرانتظام اداروں میں سے 46488 طلباء امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے 20876 پاس اور 25612 فیل ہوئے۔ اس طرح پاس فیصد 45% رہی۔ جب کہ نجی شعبہ میں قائم اداروں میں سے اس امتحان میں 80729 طلباء شریک ہوئے جن میں سے 29619 پاس اور 51110 فیل ہوئے۔ اس طرح پاس 37% رہی۔

ان نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ سے ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کے تحت چلنے والے اداروں میں بہتری کے لئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں نیز ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی اپنے اداروں کا انتظام مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے اور اس کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے ایک جامع لائحہ عمل تیار کیا جارہا ہے جس کی منظوری کے بعد فنی تعلیم میں مزید بہتری آسکے گی۔

جن اقدامات کو سنجیدگی سے توجہ دی جارہی ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

1۔ اصلاح نصاب

2۔ اساتذہ کی معیاری تقرری اور ان کی تربیت

3۔ ورکشاپ / لیبارٹریز میں جدید آلات کی فراہمی

4۔ معیاری امتحانی نظام وغیرہ

مزید براں ان نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے نجی شعبہ میں قائم فنی تعلیمی اداروں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے بھی مؤثر اقدامات کئے جارہے ہیں۔ نجی شعبہ میں قائم فنی تعلیمی ادارے فنی تعلیمی بورڈ پنجاب لاہور سے الحاق شدہ ہیں۔ فنی تعلیمی بورڈ پنجاب لاہور نجی شعبہ میں قائم فنی تعلیمی اداروں کو الحاق

دینے سے قبل ان کا تفصیلی معائنہ کرتا ہے اس نظام کو بھی مزید بہتر بنایا جارہا ہے تاکہ نجی شعبہ میں قائم فنی اداروں کا معیار بہتر ہو سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 06 جولائی 2010)

نیلامی کی مقررہ تاریخ کی منسوخی کی وجوہات و تفصیلات

*6116: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3 فروری 2010 کو مارگلہ لیز ایریا میں Lime stone کی معدنیات کی نیلامی ڈی جی آفس لاہور میں منعقد ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیلامی میں حصہ لینے کے لئے پورے ملک سے تقریباً 250/200 افراد ڈی جی آفس لاہور میں مقررہ تاریخ اور وقت پر حاضر ہوئے؟

ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیلامی سے صرف دس منٹ پہلے ڈی جی نے ایک ٹیلی فون کال پر مذکورہ نیلامی منسوخ کر دی، اس منسوخی کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کس کے احکامات پر منسوخ کی گئی، اس سے حکومت کا کتنا نقصان ہوا اور اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2010)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 03 فروری 2010 کو مارگلہ ہلز میں واقع لائم سٹون بلاکس کی نیلامی ہونا قرار پائی تھی۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ نیلامی کے لئے تقریباً 141 افراد نے رجسٹریشن کروائی اور بہت سے افراد نیلامی کے لئے تشریف لائے تھے۔

(ج) لائم سٹون بلاکس واقع مارگلہ ہلز کی نیلامی مورخہ 2010-3-3 کو ہونا تھی لیکن چونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے محکمہ معدنیات کی طرف سے بھجوائی گئی سمری پر مورخہ 30-07-2009 کو حکم دیا تھا کہ ماحولیات آلودگی کو روکنے اور انسانی جانوں کی حفاظت کی خاطر مارگلہ ہلز میں مائننگ و کرشنگ بند کر دی جائے اس لئے ڈائریکٹر جنرل (مائنز اینڈ منرلز) نے وزیر اعلیٰ کے حکم کی تعمیل میں مذکورہ نیلامی نہ کروائی تھی۔

نیلامی نہ ہونے پر حکومت کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے کیونکہ لائم سٹون کے ذخائر وہی موجود ہیں جو کہ حکومت کی ملکیت ہیں۔

یہاں مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ مرگلہ ہلز میں مائننگ اور کرشنگ بند کرنے کے لئے وفاقی حکومت کی طرف سے بھی ہدایات تواتر کے ساتھ وصول ہوئی ہیں محکمہ ہذا بھی مرگلہ ہلز میں ماحولیاتی آلودگی سے محفوظ رہنے کے لئے مائننگ اور کرشنگ کو بند کرنا چاہتا ہے۔بفر زون میں موجود 109 سٹون کرشرز کو کام کرنے سے روک دیا گیا مگر مرگلہ ہلز کی مشرقی و مغربی جانب 6 عدد بلاکس ابھی بند نہیں کئے جا سکے کیونکہ اس سلسلہ میں قانونی رکاوٹیں حائل ہیں مگر محکمہ ان تمام بلاکس کو بھی ان کی لیز ختم ہونے پر مزید توسیع نہ دے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 ستمبر 2010)</u>

<u>فیصل آباد۔ٹیوٹا میں بھرتی کی تفصیلات</u>

*4289: <u>خواجہ محمد الاسلام:</u> کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹیوٹا ضلع فیصل آباد میں کتنے افراد کو یکم جنوری 2008 سے آج تک ملازمت فراہم کی گئی، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کرکے بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھرتی اخبارات میں تشہیر کرکے کی گئی ہے تو ان اخبارات کی نقل فراہم کی جائے؟

(د) ان افراد کو بھرتی کرنے والے کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک 40 افراد کو ملازمت دی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) جی ہاں۔اخبارات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 نومبر 2009)</u>

ضلع منڈی بہاؤالدین، معدنیات کی تفصیلات

***6383: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ب) اس ضلع کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی معدنیات کی آمدن بتائیں؟

(ج) یہ معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں اور ان کا ٹھیکہ / پٹہ کون نیلام کرتا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں صرف عام ریت پائی جاتی ہے-

(ب) سال 2008-09 کی آمدن مبلغ-/3451748 روپے جب کہ سال 2009-10 کی آمدن مبلغ-/12180000 روپے آج مورخہ 14-06-10 ہے-

(ج) عام ریت ضلع منڈی بہاؤالدین میں درج ذیل مقامات پر بلاکس / زونز بنائے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً بذریعہ نیلام الاٹ کئے جاتے ہیں:-

(1) کوٹ ستار، (2) مونگ، (3) ریڑکا زیریں، (4) کامونکے خورد، (5) کھیاں، (6) جانو / مانوزون، (7) ڈیرہ سردار علی / ملکوال زون-

یہ معدن (عام ریت) ضلع منڈی بہاؤالدین میں مختلف مقامات پر پائی جاتی ہے- محکمہ معدنیات سروے آف پاکستان کی شیٹوں کی مدد سے ان مقامات کے بلاکس / زونز بنا کر پنجاب معدنی مراعاتی قواعد مجریہ 2002 کے تحت نیلام کرتا ہے- عام ریت کے پٹہ جات کی نیلامی ضلعی کمیٹی کرتی ہے جس کا چیئرمین متعلقہ ضلع کا ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) یا اس کا نمائندہ ہوتا ہے- دیگر ممبران میں ڈویژنل فارسٹ آفیسر، ایگزیکٹو انجینئر محکمہ انہار، ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات اور چیف انسپکٹر آف مائنز کے نمائندے شامل ہیں- جب ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز پنجاب کا نمائندہ (متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر / ڈپٹی ڈائریکٹر (مائنز اینڈ منرلز) بطور سیکرٹری ضلع نیلام کمیٹی فرائض انجام دیتا ہے- کمیٹی ہذا اپنی نگرانی میں شفاف طریقہ سے نیلام کرواتی ہے جبکہ سیکرٹری ضلع نیلام کمیٹی وصول شدہ بولیوں پر اپنی سفارشات منظوری کے

لئے ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات پنجاب کو پیش کرتا ہے اور ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات کی منظوری کے بعد ٹھیکہ جات الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جولائی 2010)

ضلع وہاڑی میں ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4330: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیاں ادارہ وائز اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز بتائیں؟

(د) کتنے اداروں میں سربراہ کام کر رہے ہیں، کس کس ادارے میں سربراہ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتیاں کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ضلع وہاڑی کی تینوں تحصیلوں میں 10 ٹیکنیکل ادارے ٹیوٹا کے زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

تحصیل وہاڑی

1- گورنمنٹ کالج آف کامرس، نزد سٹی پولیس اسٹیشن وہاڑی

2- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) دانیوال وہاڑی

3- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، خانیوال روڈ وہاڑی

تحصیل بورے والا

4- گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ چک نمبر EB/507 بورے والا

5- گورنمنٹ کالج آف کامرس، چونگی نمبر 5 ملتان روڈ بورے والا

6- گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (خواتین) عظیم آباد بورے والا

7- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، میاں ٹاؤن بورے والا

تحصیل میلسی

8-گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف کامرس، مائنیر روڈ میلسی

9-گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ خواتین، گلی مہاراں والی میلسی

10-گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، سائفن روڈ میلسی

(ب) منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل (تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) ضلع وہاڑی کے 17 اداروں میں سربراہ موجود ہیں جبکہ مندرجہ ذیل اداروں میں سربراہ کی اسامی خالی ہے تاہم وہاں پر انچارج سربراہ کام کر رہے ہیں-

1-گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ بورے والا

2- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر بورے والا

3-گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف کامرس میلسی

(ہ) کل 111 خالی اسامیوں میں سے 91 اسامیوں کے بجٹ کے حصول کے لئے TEVTA نے ایک سمری فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت کے مطابق مرتب کر کے بغرض منظوری مجاز اتھارٹی کو بھیجی تھی جو 24-11-2009 کو منظور ہو گئی ہے- تفصیل (تتمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے- فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بجٹ ملتے ہی تعیناتیوں کا عمل شروع کر دیا جائے گا جبکہ باقی اسامیوں پر پروموشن کے مطابق تعیناتیاں کر دی جائیں گی-

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2009)

تحصیل بھلوال میں ٹیکنیکل اداروں کی تفصیلات

*4659: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال میں کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کن کن شعبوں میں ٹیکنیکل تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کل کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں، تفصیل ادارہ وائز بتائیں؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں سے ماہانہ / سالانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں کس کس ادارے کے سربراہ نہ ہیں اوراس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) تحصیل بھلوال میں ٹیوٹا کا کوئی ٹیکنیکل ادارہ کام نہیں کر رہا ہے۔

(ب) ۔ایضا۔

(ج) ۔ایضا۔

(د) ۔ایضا۔

(ہ) ۔ایضا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2010)

ضلع گوجرانوالہ میں ٹیکنیکل اداروں کی تفصیلات

*4802: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کس کس جگہ ٹیکنیکل ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ہر ادارے کی عمارت کتنے کمروں اور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ادارہ وائز بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(و) ان اداروں سے سالانہ کتنے بچے تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 06 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) گوجرانوالہ میں ایک ٹیکنیکل ادارہ ہے جس کا نام گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہے اور یہ شریف پورہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر واقع ہے۔

(ب) گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی آٹھ کلاس روم، چار لیبز،اور دو ورکشاپس پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ دس کنال ہے۔

(ج) اس ادارے میں الیکٹریکل، الیکٹرانکس، مکینیکل اور انسٹرومنٹیشن ٹیکنالوجی میں تربیت دی جاتی ہے۔

(د) اس ادارہ میں تقریباً 400 طلباء زیر تربیت ہیں۔

(ہ) اس ادارے میں ہر بچے سے مبلغ-/1440 روپے سالانہ بطور فیس وصول کئے جاتے ہیں۔

(و) اس ادارے میں سے تقریباً 100 بچے تعلیم و تربیت حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

انسٹی ٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کی تفصیلات

*4803: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسٹی ٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی گوجرانوالہ کب بنایا گیا؟

(ب) اس میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے اس وقت اس میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ج) ان بچوں سے فی کورس کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) اس ادارے میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور اسامی وائز بتائیں؟

(ہ) اس ادارے کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(و) اس ادارے کی اپ گریڈیشن کی سکیم کب منظور ہوئی اور کب تک یہ کام مکمل ہو گا؟

(تاریخ وصولی 06 نومبر 2009　　تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صنعت

(الف) انسٹیٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی 1949 میں قائم ہوا۔

(ب) ادارہ ہذا میں 3 سالہ کورس ڈی اے ای لیدر ٹیکنالوجی اور ایک سالہ کورس فٹ ویئر ٹیکنالوجی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ شعبہ جات میں مختصر دورانیے کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔

طلبا کی تعداد کلاس وائز (تعلیمی سال 10-2009) درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کورس کا نام	دورانیہ	سال اول	سال دوم	سال سوم
1	ڈپلومہ کورس لیدر ٹیکنالوجی	3 سال	47	38	38
2	سرٹیفکیٹ کورس لیدر ٹیکنالوجی	ایک سال	2		
3	شوڈیزائننگ اینڈ ماڈلنگ	ایک سال	22		

(ج) زیر تعلیم طالب علموں سے وصول کی جانے والی سالانہ فیس درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں:-

فیس کی مد	3 سالہ ڈپلومہ کورس لیدر ٹیکنالوجی			شوڈیزائننگ اینڈ ماڈلنگ	سرٹیفکیٹ کورس لیدر ٹیکنالوجی
	سال اول (Rs.)	سال دوم (Rs.)	سال سوم (Rs.)	ایک سالہ (Rs.)	ایک سالہ (Rs.)
داخلہ فیس	600	-	-	600	600
سیکورٹی فیس	500	-	-	500	500
کورس فیس	8400	8400	8400	10800	14400
ٹریننگ میٹریل	-	-	-	700	-
ویلفیئر فنڈ	400	-	-	400	400
سپورٹس فنڈ	100	-	-	100	100
فرسٹ ایڈ فنڈ	50	-	-	50	50
مسجد فنڈ	50	-	-	50	50
ٹوٹل	10100	8400	8400	13200	16100
فیس تصدیق	300	-	-	300	-

اسناد(متعلقہ بورڈ)					
پی بی ٹی ای رجسٹریشن فیس	150	-	-	150	-
پی بی ٹی ای سپورٹس فنڈ	50	-	-	50	-

(د) اس ادارے میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد مع گریڈ درج ذیل ہے:-

گریڈ	تعداد
19	1
18	3
17	2
16	6
15	6
14	3
12	2
11	1
8	12
6	2
5	2
1	9
کل تعداد	49

(ہ)

2007-08	آمدن-/3168722	اخراجات-/9933619
2008-09	آمدن-/3427649	اخراجات-/10672999

(و) ادارہ ہذا کی اپ گریڈیشن کی سکیم سال 2008 میں منظور ہوئی، ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ سکیم 2011 میں مکمل ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

سال 2009 ٹیوٹا کے زیرانتظام کورسز اور امتحانات سے متعلقہ تفصیلات

*5375: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ٹیوٹا نے سال 2009 میں کتنے کورسز کے امتحانات لیے؟

(ب) محکمہ ٹیوٹا نے سال 2009 میں کون کونسے مضامین کے امتحانات لیے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شیف انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان میں ٹیوٹا کے زیراہتمام امتحانات لیے جا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 12 مارچ 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ٹیوٹا (TEVTA) کے زیرانتظام فنی تعلیمی بورڈ پنجاب نے سالانہ امتحان 2009 میں 238 کورسز کے امتحانات لئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

- ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر (DAE) 36 کورسز (تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)
- ڈپلومہ آف ڈریس ڈیزائننگ اینڈ ڈریس میکنگ (ڈی ڈی ایم) 01 کورس (تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)
- ڈپلومہ ان کامرس (ڈی کام) 01 کورس (تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)
- ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن (ڈی بی اے) 01 کورس (تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)
- ووکیشنل / شارٹ کورسز 199 (تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(ب) ٹیوٹا (TEVTA) کے زیرانتظام فنی تعلیمی بورڈ پنجاب نے سالانہ امتحان 2009 میں 1187 مضامین کے امتحانات لئے:۔

❖ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر(DAE) 622 مضامین(تتمہ"د"ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

❖ ڈپلومہ آف ڈریس ڈیزائننگ اینڈ ڈریس میکنگ(ڈی ڈی ایم) 21 مضامین(تتمہ"د"ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

❖ ڈپلومہ ان کامرس(ڈی کام) 34 مضامین(تتمہ"س" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

❖ ڈپلومہ ان بزنس ایڈ منسٹریشن(ڈی بی اے) 21 مضامین(تتمہ"ص"ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)

❖ ووکیشنل / شارٹ کورسسز489 مضامین(تتمہ"ط"ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)

(ج)درست نہ ہے۔شیف انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان کا امتحان فنی تعلیمی بورڈ نہ لے رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب12اپریل2010)

فنی تعلیمی بورڈ کے سیکرٹری کی مدت ملازمت میں توسیع و دیگر تفصیلات

*5657:انجنیئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں فنی تعلیم کے تمام اداروں اور محکموں کو مدغم کر کے ٹیوٹا (TEVTA)کے زیر انتظام کر دیا گیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ اس ادغام کے بعد اتنا عرصہ گذرنے کے باوجود ابھی تک ٹیوٹا کے افسران اور ملازمین کی جامع سنیارٹی لسٹ ابھی تک تیار نہ کی جا سکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فنی تعلیمی بورڈ کے سیکرٹری کی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع کی گئی ہے کیا یہ توسیع فنی تعلیمی بورڈ ایکٹ کی سیکشن 15 کے تحت دی گئی ہے اور اگر نہیں تو اس توسیع کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی23جنوری2010 تاریخ ترسیل23اپریل2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ٹیوٹا کے قیام کے بعد پنجاب میں فنی تعلیم کے مختلف اداروں اور محکموں کے تمام سرکاری ملازمین کو ٹیوٹا میں مدغم نہیں کیا گیا بلکہ ان تمام سرکاری ملازمین کو ڈیپوٹیشن Deputation پر ٹیوٹا کے زیر انتظام دے دیا گیا ان تمام اداروں کے افسران اور ملازمین مختلف کیڈر کے ہونے کی وجہ سے اپنی علیحدہ حیثیت اور شناخت کی وجہ سے مروجہ قوانین کے تحت اپنی الگ الگ سنیارٹی رکھتے ہیں جس کی وجہ

سے ان کو ایک دوسرے میں یکجا مدغم نہیں کیا جاسکتا وہ اپنے اپنے کیڈر میں ہی قوانین کے تحت پروموشن اور دیگر مراعات حاصل کرتے ہیں۔

(ب) پروفیسر محمد طارق کو بورڈ کے سیکشن (3)15 کے تحت سیکرٹری کے عہدہ پر ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا تھا جس کے بعد S&GAD نے ان کی بطور چیئر مین (PBTE) تقرری کر دی۔ ان کی بطور چیئر مین (PBTE) تقرری کو عدالت نے کالعدم قرار دے دیا اس لئے انہیں دوبارہ نئے سرے سے ڈیپوٹیشن پر اس وقت کی کنٹرولنگ اتھارٹی نے سیکرٹری (PBTE) مقرر کیا تھا بعد ازاں مختلف اعتراضات کے موصول ہونے پر موجودہ کنٹرولنگ اتھارٹی نے پروفیسر محمد طارق کو سیکرٹری (PBTE) کے عہدہ سے ہٹا کر واپس ادارے میں بھیج دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جون 2010)

ضلع میانوالی، نئی انڈسٹری لگنے کی تفصیلات

*5705: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2005 سے اب تک ضلع میانوالی میں کتنی انڈسٹری لگی نیو انڈسٹری کی تعداد، نام اور مالکان کے نام سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں جس جس انڈسٹری نے این او سی حاصل کیا اسکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت نے این او سی حاصل نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) 2005 سے اب تک ضلع میانوالی میں چھ (6) نئے انڈسٹریل یونٹ لگے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

نام انڈسٹریل یونٹ	سال	نام مالک
1) احمد کاٹن ملز، حافظ والا، میانوالی	2005-06	رفیق خان
2) رحمان دال ملز 10ML پیپلاں	2005-06	اعجاز احمد

3) المیزان سٹیل ملز، میانوالی	2006-07	عمران احمد خان
4) فتح کاٹن ملز، سرگودھا روڈ گلیمری	2008-09	عزیزالرحمان
5) مراد کاٹن ملز، ہرنولی موڑ پیپلاں	2008-09	ذوالفقار
6) عارف کاٹن ملز، ناگنی واں بچراں	2009	محمد عارف

(ب) کوئی NOC جاری نہیں ہوا۔

(ج) حکومت کی موجودہ پالیسی (30 ستمبر 2002) لبرل ہے سرمایہ کار کو صوبہ پنجاب میں کسی قسم کی صنعت قائم کرنے کے لئے

ماسوائے:۔

a) Arms & Ammunition.

b) Security Printing, Currency & Mint.

c) High Explosive.

d) Radio Active Substances.

e) Alcoholic Beverage or Liquors.

f) Sugar Industry

محکمہ صنعت سے Location Clearance Certificate/ No Objection Certificate لینے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2010)

ضلع میانوالی، انڈسٹریل اسٹیٹ کی تفصیلات

*5706: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر کب بنائی گئی؟

(ج) کتنے پلاٹ کس کس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کب سے خالی پڑے ہیں؟

(د) انڈسٹریل اسٹیٹ میں کس کس قسم کی فیکٹری / کارخانہ جات ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ضلع میانوالی میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2010)

لاہور- فیکٹری کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا معاملہ

*6019: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کے اندر کتنی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں اور کس کس جگہ پر واقع ہیں اور کس کس قسم کی فیکٹریاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گلبرگ III لاہور میں بچوں کے کپڑے تیار کرنے والی فیکٹری واقع ہے جس کے شور اور پا پلوشن کی وجہ سے آبادی کے لوگ بہت پریشان ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس فیکٹری کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 11 اپریل 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) لاہور شہر کے اندر مختلف اقسام کے 2737 صنعتی یونٹس یا کارخانے ہیں جن کا نام، پتہ اور قسم ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) سوال میں چونکہ کسی کارخانہ کے نام کا ذکر نہ تھا اس لئے ارشد الیاس زیدی DDO(E&IP) لاہور نے محترمہ خدیجہ عمر سے موبائل پر رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ گلبرگ III غوث الاعظم کالونی میں گارمنٹس کا ایک کارخانہ ہے جس کا مالک کمال نامی شخص ہے۔ مزید موقع ملاحظہ کرنے پر پتہ چلا کہ کارخانہ کا نام نیو ایج پرائیویٹ لمیٹڈ ہے جس کے مالک کا نام آصف کمال ہے۔ انسپکشن کرنے پر پتہ چلا کہ کارخانہ

عرصہ چھ ماہ سے بند ہے اور کارخانہ میں اب کسی قسم کی کوئی مشین نصب نہ ہے۔(بل بجلی، سیلز ٹیکس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

(ج) کسی بھی کارخانہ کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا اختیار محکمہ صنعت کے پاس نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2010)

انڈسٹریل اسٹیٹ ویلیو ایڈیشن (سٹی) فیصل آباد کی تفصیلات

*6111: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹ ویلیو ایڈیشن "سٹی" فیصل آباد کب اور کتنے رقبہ پر بنائی گئی؟

(ب) اس میں پلاٹ کس کس سائز کے ہیں؟

(ج) اس میں کس کس قسم کی انڈسٹری لگی ہوئی ہے؟

(د) سال 09-2008 اور 10-2009 میں حکومت نے اس انڈسٹریل اسٹیٹ پر کتنی رقم کس کس کام پر خرچ کی ہے؟

(ہ) حکومت کو اس انڈسٹریل اسٹیٹ سے ان دو سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال وائز بتائیں؟

(و) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں محکمہ کے کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 17 اپریل 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) اس کی سال 2005 میں ابتداء ہوئی جبکہ کل رقبہ 225 ایکڑ ہے۔

(ب) اس میں 1/2 ایکڑ، 1 ایکڑ اور 2 ایکڑ کے پلاٹ بنائے گئے ہیں۔

(ج) ادویات، کیمیکل، Special Concrete وغیرہ وغیرہ

(د) 09-2008 میں کل 45.8 ملین روپے خرچ ہوئے جو کہ پانی کی فراہمی، گرڈ اسٹیشن، کمرشل ایریا اور Concrete Paveer پر خرچ ہوئے۔

10-2009 میں 4.3 ملین روپے خرچ ہوئے جو کہ کنسلٹنٹ کی فیس اور Tuff Tiles وغیرہ پر خرچ ہوئے۔

(ہ) FIEDMC ایک غیر منافع بخش ادارہ ہے جو کہ کمپنی آرڈیننس 1984 کی شق 42 کے تحت رجسٹرڈ ہوا ہے اس لحاظ سے صرف خرچ کردہ رقم ہی وصول کی جاتی ہے۔

(و) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں اس وقت کل 15 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اکتوبر 2010)

لاہور۔مغل پورہ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر میں اساتذہ، سٹاف کی تعداد و تفصیل

*6175: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مغل پورہ لاہور میں لیکچرارز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں۔حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کتنے لیکچرارز تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ ٹریننگ سنٹر میں سکیل ایک تا 16 آفشیل سٹاف کی کتنی تعداد ہے، گریڈ اور عہدہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) گریڈ ایک تا 16 کے سٹاف میں جو عرصہ تین سال سے زائد سے تعینات ہیں، ان کی عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 09 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 27 اپریل 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ مغل پورہ لاہور میں انسٹرکٹرز کی منظور شدہ تعداد 105 ہے جن میں سے 86 پر ہیں اور 19 خالی ہیں۔خالی اسامیوں میں سے 2 انسٹرکٹرز کی ریکروٹمنٹ کا عمل جاری ہے اور ان میں جلد تقرری کا حکمنامہ جاری کر دیا جائے گا۔کچھ پوسٹیں پروموشن کی ہیں جن کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے جب کہ باقی پوسٹیں آئندہ مالی سال میں بجٹ مہیا ہونے کے بعد پر کر دی جائیں گی۔

(ب) ادارہ ہذا میں کوئی لیکچرار نہیں ہے بلکہ چیف انسٹرکٹرز(BS-17) سینئر انسٹرکٹرز(BS-16)اور انسٹرکٹرز(BS-14)ہوتے ہیں ان میں سے جو صاحبان 3 سال سے زائد عرصہ سے انسٹی ٹیوٹ میں کام کر رہے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

1-چیف انسٹرکٹرز	(Bs-17)	02
2-سینئر انسٹرکٹرز	(BS-16)	34
3-انسٹرکٹرز	(Bs-14)	44

(ج) مذکورہ ٹریننگ سنٹر میں سکیل نمبر ایک تا 16 آفیشل سٹاف کی تفصیل لسٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گریڈ ایک تا 16 کا سٹاف جو عرصہ 3 سال سے زائد اس ادارہ میں تعینات ہے ان کی لسٹ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2010)

ضلع لاہور- گزشتہ تین سالوں میں شروع کئے گئے صنعتی منصوبوں کی تفصیلات

*6176:جناب شیر علی خان: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں گزشتہ تین سالوں میں کتنے نئے صنعتی منصوبے شروع ہوئے اور کتنے نئے منصوبے ان تین سالوں میں شروع ہو کر مکمل بھی ہوئے اور ان میں کون کون سے صنعتی منصوبے شامل تھے؟

(ب) حکومت نے سینکڑوں کی تعداد میں بند صنعتوں کے دوبارہ شروع کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان اقدامات کے نتیجے میں لاہور میں کتنے بند صنعتی کارخانوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے؟

(تاریخ وصولی 09 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 27 اپریل 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) حکومت پنجاب کا صنعتی منصوبہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 2003 میں شروع کیا گیا جو مکمل ہو چکا ہے۔اس کے بعد کوئی صنعتی منصوبہ شروع نہ کیا گیا ہے تاہم پرائیویٹ سیکٹر میں لاہور میں 2008 سے

اب تک 43 صنعتی یونٹس لگائے گئے ہیں جن کے نام، پتہ اور قسم ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ 50 صنعتی یونٹس بند ہوئے جن کے نام، پتہ اور قسم ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) یہ کام محکمہ صنعت پنجاب کے دائرہ اختیار میں نہ ہے بلکہ یہ کام وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔حکومت پنجاب بجلی کی تسلسل سے فراہمی اور دیگر مسائل کے حل کے لئے وفاقی حکومت سے رابطہ میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جولائی 2010)

لاہور۔گورنمنٹ پرنٹنگ پریس میں حالات کار سے متعلقہ تفصیلات

*6178: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب نے گزشتہ تین سالوں میں کتنا نفع کمایا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پریس میں ہنرمند افراد کی شدید قلت ہے جس کی وجہ سے سرکاری امور کی انجام دہی اور پرنٹنگ و جلد بندی میں بہت مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ افرادی قوت اور ساز و سامان مثلاً کاغذ، کمپیوٹر اور کیمرے کی فلمیں وغیرہ پریس کو مہیا نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے سیکرٹریٹ کا بہت زیادہ کام پریس مذکورہ کو پرائیویٹ پریس سے کروانا پڑتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جزو (ج) میں مندرج صورت حال کی وجہ سے کام مہنگے داموں اور تاخیر سے ہوتا ہے اور اس میں بدعنوانی کے عناصر شامل ہونے کے بھی مواقع بڑھ جاتے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت فی الفور مذکورہ پریس میں کمپیوٹر، کاغذ، کیمرے کی فلمیں و دیگر ضروری سامان اور افرادی قوت مہیا کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) پرائیویٹ پریس سے کام کرانے پر حکومت نے 2007 سے 2009 تک کتنا خرچہ کیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 09 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 28 مئی 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب نے گزشتہ تین سالوں میں کاغذاور خام مال کی خرید کے عوض جو نفع کمایااس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

سال	کاغذاور خام مال کے لئے مختص رقم	کل آمدنی	منافع
2006-07	30.00ملین روپے	68.35ملین روپے	38.35ملین روپے
2007-08	60.00ملین روپے	78.30ملین روپے	18.30ملین روپے
2008-09	31.50ملین روپے	71.86ملین روپے	40.36ملین روپے

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس میں ہنر مندافراد بالخصوص جلد سازوں کی کمی ہے جس کی وجہ سے سرکاری امور کی انجام دہی اور پرنٹنگ وجلد بندی میں مشکلات کا سامناہے-اس وقت پریس ہذا میں صرف پچیس بائنڈر کام کررہے ہیں جو کہ موجودہ حالات کے تقاضوں کو پوراکرنے کے لئے ناکافی ہیں-

(ج) یہ درست ہے کہ افرادی قوت اور سازوسامان بالخصوص کاغذ کی کمی کی وجہ سے سیکرٹریٹ کا کچھ کام پریس مذکورہ کو پرائیویٹ پریس سے کروانا پڑتا ہے-

(د) جزو"ج"میں مندرج کام فنانس ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق اور مارکیٹ سے نسبتاً سستے ریٹس پر کروایاجاتاہےاوراس میں بدعنوانی کا کوئی عنصر شامل نہیں ہوتا-

(ہ) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہوراور بہاول پور کو کاغذاور خام مال کی خرید کے لئے گزشتہ کئی سالوں سے تقریباًتین کروڑروپیہ سالانہ مختص کیاجارہاہے جو کہ موجودہ حالات میں ناکافی ہے لہذاخام مال کی خرید کے لئے مختص کی گئی رقم میں اضافہ کرنااشد ضروری ہے تاکہ حکومت کے زیادہ سے زیادہ کاموں کی طباعت کاکام کیاجاسکے-

(و) سال 2007سے2009تک پرائیویٹ پریس سے جتناکام کروایااس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1-07-2007تا30-6-2008	9.84ملین روپے
1-7-2008تا30-6-2009	4.35ملین روپے
ٹوٹل	14.19ملین روپے

(تاریخ وصولی جواب29جون2010)

پی پی154 لاہور میں فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***6188: محترمہ سمیل کامران: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) پی پی154 لاہور میں قائم شدہ فیکٹریوں کی تعداد، نام اور مقام بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیکٹریوں کے قیام کے لئے کسی مجاز اتھارٹی سے NOC لینا پڑتا ہے نیز جن فیکٹریوں نے NOC حاصل کیا ہے ان کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے نیز کونسی صنعتوں کے لئے حکومت کی اجازت لینا ضروری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پی پی میں رہائشی علاقوں میں فیکٹریاں کام کر رہی ہیں، کیا حکومت ان کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 20 جون 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) پی پی154 لاہور میں قائم فیکٹریوں کی تعداد 550 ہے۔ جن کے نام و پتہ جات کی لسٹ ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی موجودہ صنعتی پالیسی 30 ستمبر 2002 کے تحت نئی انڈسٹری لگانے کے لئے اس ڈائریکٹوریٹ سے NOC لینے کی ضرورت نہ ہے تاہم حکومت کی اجازت کے بغیر مندرجہ ذیل صنعتیں لگانے کی اجازت نہ ہے۔

I) آرمز اینڈ ایمونیشن

II) سیکورٹی پرنٹنگ کرنسی اینڈ منٹ

III) ہائی ایکسپلوسو

IV) ریڈیو ایکٹو سسٹمز

V) الکوحلک بیوریج یا لیکرز

VI) شوگر ملز لگانے اور اس کی توسیع کرنے پر پابندی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ فیکٹریاں رہائشی علاقوں میں کام کر رہی ہیں۔ ان فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کرنے کی تجویز اس ڈائریکٹوریٹ کے زیر غور نہ ہے اور نہ ہی یہ اس کے دائرہ اختیار میں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)</u>

ضلع گجرات، ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*6428: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گجرات میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے کل کتنے ادارے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع گجرات میں ٹیکنیکل ایجوکیشن میں کل کتنا سٹاف ہے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 3 جون 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ضلع گجرات میں، ٹیکنیکل ایجوکیشن کا صرف ایک ہی ادارہ ہے جس کا نام سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہے۔یہ رحمان شہید روڈ پر واقع ہے۔

(ب) ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اس ادارے میں سٹاف کی کل تعداد 216 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جولائی 2010)

پی ایس آئی سی کے قرضہ پر شرح سود، ڈیفالٹر سے متعلقہ تفصیل

*6457: چودھری محمد اسد اللہ: کیاوزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن اس وقت قرض کی ادائیگی پر کس شرح سے سود وصول کرتی ہے، نئے منصوبہ جات پر سالانہ سود کیا ہے؟

(ب) کیا صوبہ کے تمام اضلاع میں قرض پر ایک ہی شرح سود وصول کیا جاتا ہے یا کچھ اضلاع میں مختلف ہے ان اضلاع کے نام اور شرح سود کیا ہے؟

(ج) کیا اضلاع گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں ڈیفالٹرز ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے اور کتنی اقساط ادا نہ کرنے والے کو ڈیفالٹر قرار دیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 جون 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) قرض کی ادائیگی کے متعلق تمام اسکیمز کی شرح سود کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کریڈٹ سکیم برائے سمال انڈسٹریز (سی ایس ایس آئی) کی شرح سود مختلف ہیں جس کی تفصیل نیچے بیان کی گئی ہے۔

لاہور / راولپنڈی / گوجرانوالہ اور فیصل آباد ریجن	8 فیصد (برائے نیو پراجیکٹ)
	9 فیصد (بی ایم آر / ایکسپینشن)
	12 فیصد (ورکنگ کیپیٹل)
ڈی جی خان / بہاولپور / ملتان اور سرگودھا ریجن	7 فیصد (برائے نیو پراجیکٹ)
	8 فیصد (بی ایم آر / ایکسپینشن)
	11 فیصد (ورکنگ کیپیٹل)

(ج) ضلع گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں ڈیفالٹرز کی تفصیل

(i) ضلع گوجرانوالہ 14 کیسز

(ii) ضلع حافظ آباد 2 کیسز

دو اقساط کی عدم ادائیگی پر قرض خواہ ڈیفالٹر ہو جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جولائی 2010)

صوبہ میں ہنر مند بے روزگار خواتین کے لئے انڈسٹری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6508: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے کس کس شہر میں پڑھی لکھی اور ہنر مند بے روزگار خواتین کے لئے محکمہ صنعت کے زیر انتظام انڈسٹری موجود ہے؟

(ب) جن شہروں میں مذکورہ انڈسٹری موجود نہ ہے ان میں کب تک مطلوبہ انڈسٹری قائم کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 مئی 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) پڑھی لکھی اور ہنر مند بے روزگار خواتین کے لئے محکمہ صنعت کے زیر انتظام انڈسٹری موجود نہ ہے۔

(ب) محکمہ صنعت کسی بھی شہر میں اپنے زیر انتظام انڈسٹری نہیں لگا رہا۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2010)

فیصل آباد-کھڑریانوالہ، روڈ پر ٹیکسٹائل ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6583: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کھڑریانوالہ جڑانوالہ روڈ پر کتنی ٹیکسٹائل ملیں کتنی Capacity کی، کب سے قائم ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ پر ان ملوں سے نکلنے والا کیمیکل شدہ پانی کہاں ڈالا جاتا ہے اور اس پانی کے نکاس کے لئے کھالہ کچا ہے یا پکا، اس کی لمبائی، چوڑائی کتنی ہے اور یہ کس کس کی زمین سے گزرتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اپریل 2010 تاریخ ترسیل 12 مئی 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) فیصل آباد میں کھڑریانوالہ جڑانوالہ روڈ پر واقع 34 ملیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جڑانوالہ روڈ پر واقع تمام فیکٹریز اپنا ویسٹ واٹر سیوریج پائپ کے ذریعے مندرجہ ذیل ڈرینز میں ڈالتی ہیں۔

(i) مدومدھوآنہ ڈرین

(ii) اواگت ڈرین

ان ڈرینز میں جانے والا ویسٹ واٹر آگے جا کر مین سمندری ڈرین میں جا گرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2010)

منڈی بہاؤالدین، ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6773: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) منڈی بہاؤالدین میں محکمہ صنعت کے کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس اور ادارہ وائز بتائیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 09-2008 اور 10-2009 کے سالانہ اخراجات اور آمدن بتائیں؟

(د) ان اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں کون کون سی Missing Facilities ہیں حکومت ان کو فراہم کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 29 جون 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کا صرف ایک ہی ادارہ ہے جس کا نام گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، رسول ہے۔ یہ جہلم۔بہاؤالدین روڈ پر واقع ہے۔

(ب) بی ٹیک (پاس)، کنسٹرکشن اینڈ ہائی وے ٹیکنالوجی، فرسٹ ایئر 10، سیکنڈ ایئر 16

بی ٹیک (پاس) پبلک ہیلتھ ٹیکنالوجی فرسٹ ایئر 10، سیکنڈ ایئر 15

بی ٹیک (آنرز)، کنسٹرکشن اینڈ ہائی وے ٹیکنالوجی، فرسٹ ایئر 11، سیکنڈ ایئر 17

بی ٹیک (آنرز) پبلک ہیلتھ ٹیکنالوجی، فرسٹ ایئر 12، سیکنڈ ایئر 08

ڈی اے ای (سول) فرسٹ ایئر 397، سیکنڈ ایئر 345، تھرڈ ایئر 294

ڈی اے ای (سول) سیکنڈ شفٹ فرسٹ ایئر 296

ڈی اے ای (سول) نان سبسیڈائز سیکنڈ ایئر 550، تھرڈ ایئر 601

کوانیٹٹی سرویئر ایوننگ شفٹ 211

سرویئر ٹریڈ سیکنڈ بیچ، 600

(ج)

Financial Year	2008-09	2009-10
Expenditure	Rs.24274562	Rs.25926938
Income	Rs.47108334	Rs.46689490

(د)

نام اسامی مع گریڈ	تعداد اسامی
گریڈ 19	04
گریڈ 18	13
گریڈ 17	13

گریڈ16	01
گریڈ14	08
گریڈ12	01
گریڈ9	01
گریڈ7	01
گریڈ6	02
گریڈ5	02
گریڈ4	01
گریڈ1	34

(ہ) اس ادارے میں بی ٹیک کا Curriculum چار سال کا کر دیا گیا ہے جس کیلئے مشینری ایکوپمنٹ اور لیب کی کمی تھی۔ حکومت نے (ADP2009-10) کے تحت 79.617 ملین کی رقم Allocate کی ہے۔ 10 ملین کی رقم مہیا کر دی گئی اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ لیب اور کمرے تعمیر کر رہا ہے۔ باقی رقم 2010-11 میں مہیا کی جائے گی اور بقیہ کام بھی مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ ایکوپمنٹ مشینری اور فرنیچر / فیکسچر وغیرہ (ریونیو کمپوننٹ) کی رقم 2010-11 میں فراہم کی جائے گی جس کو PC-I کے مطابق خرچ کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اگست 2010)

ٹیکنیکل بورڈ لاہور میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*6874: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مختلف ادوار میں ٹیکنیکل بورڈ کے تین مختلف چیئرمینوں نے اس بورڈ میں تعینات ایک سسٹم اینالسٹ کی سالانہ رپورٹ میں اسے کرپٹ اور ناموزوں برائے ملازمت قرار دیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اسی سسٹم اینالسٹ کی انکوائری سیکرٹری کوآپریٹو نے کی اور اپنی انکوائری رپورٹ میں اسی بورڈ میں مسلسل ملازمت کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا اور اس کے خلاف ملازمت سے برخاستگی کے قانون کے تحت کارروائی کی سفارش کی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنر انسپکشن ٹیم کے سربراہ نے بھی اپنی انکوائری رپورٹ میں اسی سسٹم اینالسٹ کی بورڈ میں ملازمت کو بورڈ کے معاملات کے لئے خطرناک قرار دیا اور اس کے خلاف کارروائی کی سفارش کی اگر ہاں تو ان سفارشات پر کیا عملدرآمد کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سسٹم اینالسٹ 1988 میں گریڈ سترہ میں کمپیوٹر پروگرامر کے طور پر چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر بھرتی کیا گیا جبکہ یہ تین سالہ تجربہ کی شرط کو پورا نہیں کرتا تھا؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس کی عارضی تقرری کے چھ ماہ بعد، Appointment and Conditions of Service Rules 1974 کے قانون نمبر 17 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، پوسٹ کو مشتہر کئے بغیر ناجائز دباؤ پر اسے ریگولر کر دیا گیا؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ملازم نے اپنی ACR میں درج Adverse ریمارکس ختم کروانے کے لئے اپنی Representations میں Government Standing Instruction on Writing ACRs کی شق 65 میں تحریف کی، اس طرح فراڈ اور دھوکہ دہی کا مرتکب ہوا؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ ملازم مذکور نے میڈیکل اخراجات کی مد میں 97000 روپے کی خورد برد کی اور لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر انکوائری میں اینٹی کرپشن حکام نے اسے مجرم قرار دیا؟

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ شخص گزشتہ کئی سال سے عسکری ہاؤسنگ 9 ضرار شہید روڈ کے ایک عالی شان بنگلہ میں رہائش پذیر ہے؟

(ط) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملازم مذکورہ کا والد محکمہ ریلوے کا ریٹائرڈ ملازم تھا مگر یہ ملازم اپنے والد کے میڈیکل اخراجات کی مد میں 54000 روپے بورڈ سے وصول کر چکا ہے؟

(ی) کیا حکومت مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں قانون / قاعدہ کے تحت اس ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اپریل 2010   تاریخ ترسیل 10 جون 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) درست ہے۔

1. سالانہ خفیہ رپورٹ برائے سال 1998 میں چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی نے مذکورہ آفیسر کے بارے میں ریمارکس دیتے ہوئے لکھا، "شاذونادر ہی وقت پر کام مکمل کرتے ہیں-انتظامیہ کو نیچا دکھانے کے لئے پریشر گروپ بنا رکھا ہے"
2. سالانہ رپورٹ برائے سال 1999 میں اسی چیئرمین نے رپورٹنگ آفیسر سے عدم اتفاق کرتے ہوئے لکھا "وہ اپنے آفیسرز کی حکم عدولی کرتا ہے اس کے اختیارات کو چیلنج کرتا ہے اور سرکاری ڈیوٹی دینے سے انکار کرتا ہے اور نتائج کے اعلان کو مؤخر کروانے کے لئے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے"
3. سالانہ رپورٹ برائے سال 2000 میں چیئرمین بورڈ نے لکھا کہ "وہ مسلسل اپنے افسران کی حکم عدولی جاری رکھے ہوئے ہے اور اپنے افسر کے ساتھ غلیظ زبان استعمال کرنے کا مرتکب ہے اور اس کے اختیار کو چیلنج کرتا رہتا ہے"
4. سالانہ رپورٹ برائے سال 2001 میں چیئرمین بورڈ عبدالقیوم لودھی نے لکھا کہ "وہ اپنے سینئرز کے ساتھ تعاون نہیں کرتا اور اس کا رویہ اور کارکردگی انتظامیہ کے حوالے سے ناموافق اور مسلسل مسائل کی وجہ ہے-"
5. سالانہ رپورٹ برائے سال 2001 ہی میں ایک دوسرے چیئرمین میاں شان احمد نے لکھا کہ "اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھ کر ہی سرکاری امور سرانجام دیتا ہے-مبینہ طور پر بدعنوان ہے-"
6. سالانہ رپورٹ برائے سال 2002 میں چیئرمین بورڈ جناب شان احمد نے لکھا کہ "جذباتی طور پر عدم توازن کا شکار ہے-قنوطیت اور اذیت پسند اپنا وقت اور توانائی ساتھیوں اور دوسروں کو اذیت دینے میں خرچ کرتا ہے-" "ناقابل اصلاح" اور "مبینہ طور پر کرپٹ" ہے-
7. سالانہ رپورٹ برائے سال 2003 میں چیئرمین سید انور پرویز نے لکھا کہ "شروع میں اس کی کارکردگی تسلی بخش رہی لیکن سال کے آخر تک اس کی کارکردگی بورڈ میں گروہی سیاست میں ملوث ہونے کی وجہ سے گرتی چلی گئی-" "غیر مفید" "مبینہ طور پر کرپٹ"

8. سالانہ رپورٹ برائے سال 2004 چیئرمین جناب انور علی پرویز نے لکھا کہ "ذوالفقار احمد چیمہ اخبارات کو غلط رپورٹنگ کرنے کی غیر صحتمندانہ سرگرمیوں میں ملوث رہے اور ادارے کی بدنامی کا باعث بنے۔ ۔ ۔ ۔ بورڈ کے عملہ کو ہڑتال پر لانے کا سبب بنے۔ دوسرے سٹاف ممبران کے ساتھ جھگڑتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے افراد اپنے کام پر توجہ دینے کی بجائے خود کو بچانے میں مصروف رہتے ہیں۔" "غیر مفید" "مبینہ طور پر کرپٹ"

9. سالانہ رپورٹ برائے سال 2005 میں لکھا کہ "غیر مفید" "مبینہ طور پر کرپٹ" کاپی "تتمہ ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔مذکورہ اہلکار کی شکایت پر چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی کے خلاف میاں خدا بخش سیکرٹری کوآپریٹوز نے انکوائری کی، اپنی سفارشات میں انکوائری آفیسر نے شکایت کنندہ کے بارے میں مندرجہ ذیل سفارش کی "سینئر کمپیوٹر پروگرامر ذوالفقار احمد چیمہ مسائل کی مستقل جڑ ہیں۔دفتری نظم وضبط کا خوگر نہیں ہیں۔دفتری معاملات کے لئے اس کی دفتر میں موجودگی خطرناک ہے۔اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔" کاپی (تتمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے۔سینئر ممبر گورنرا نسپکشن ٹیم نے ذوالفقار احمد چیمہ کی شکایت پر چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی کے خلاف پروب کرتے ہوئے لکھا" شکایت کنندہ ذوالفقار احمد چیمہ کا رویہ بورڈ کی کارکردگی کے لئے ضرر رساں پایا گیا۔اس کا بورڈ ملازمت پر تسلسل بورڈ کے لئے سخت خطرناک ہے۔مجاز اتھارٹی اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لاسکتی ہے۔ "کاپی (تتمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس وقت پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی کنٹرولنگ اتھارٹی سیکرٹری ٹو گورنمنٹ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تھے۔معاملہ چونکہ کنٹرولنگ اتھارٹی یعنی سیکرٹری ایجوکیشن سے متعلقہ تھا۔کنٹرولنگ اتھارٹی نے اس پر کوئی عمل نہیں کیا اور نہ ہی بورڈ کی طرف سے اس طرح کی تحریک ہوئی۔

(د) درست ہے۔مذکورہ پوسٹ میں تین سالہ تجربے کی شرط تھی کوئی بھی امیدوار مطلوبہ تجربہ کا حامل نہ تھا۔مگر اس کے باوجود ذوالفقار احمد چیمہ کو عارضی طور پر چھ ماہ کے لئے تعینات کر لیا گیا۔"کاپی (تتمہ "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست ہے۔پوسٹ کو ریگولر تقرری کے لئے مشتہر نہیں کیا گیا تھا۔اس ناجائز تقرری کا ادراک کرتے ہوئے چیئرمین عابد جاوید صاحب نے یہ معاملہ مورخہ 17-03-2010 کو بورڈ میں پیش کیا جس میں بورڈ کا موقف تھا کہ اس معاملہ میں واقعی بے قاعدگی ہوئی لیکن معاملہ چونکہ بہت پرانا ہے اسے دوبارہ نہ کھولا جائے۔تاہم کنٹرولنگ اتھارٹی بورڈ کے اس فیصلہ کو REVIEW کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔کاپی (تتمہ "ر" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(و) درست ہے۔

مذکورہ ملازم نے اپنی Representation میں متعلقہ رولز کی شق 65 میں تحریف کی۔ بورڈ میں معاملہ پیش ہوا جس نے قانونی رائے کے لئے معاملہ کنٹرولنگ اتھارٹی کو ریفر کر دیا۔کنٹرولنگ اتھارٹی نے مزید معلومات کے لئے معاملہ چیئرمین بورڈ کو ریفر کیا ہے۔ (کاپیاں تتمہ "ز" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ز) ذوالفقار احمد چیمہ کے خلاف اپنی بیماری کے حوالہ سے مبلغ-/97003 روپے جعلی میڈیکل بل کے ذریعہ وصول کرنے کا کیس بورڈ میں زیر غور رہا۔بورڈ نے اس ادائیگی کو باقاعدہ قرار دیا۔بعد ازاں رٹ پٹیشن نمبر 97/25944 کے حوالے سے لاہور ہائی کورٹ لاہور کے احکامات پر اینٹی کرپشن لاہور ریجن لاہور سے انکوائری کی جس میں ذوالفقار احمد چیمہ، سینئر کمپیوٹر پروگرامر کی طرف سے حاصل کردہ رقم مبلغ-/97003 روپے کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔اس پر 14-12-2004 کو بورڈ کی طرف سے ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن لاہور کو ایف آئی آر درج کر کے قانونی کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی (تتمہ "ق" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ح) درست ہے۔مذکورہ اہلکار عسکری ہاؤسنگ کمپلیکس نمبر 9 ضرار شہید روڈ لاہور کینٹ میں گزشتہ کئی سالوں سے رہائش پذیر ہے۔اہلکار کی طرف سے دفتر کو دیئے گئے تفصیل اثاثہ جات کے مطابق یہ بنگلہ اس کی ساس کی ملکیت ہے۔ (تتمہ "ل" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(ط) درست ہے۔بورڈ / مجاز اتھارٹی نے اپنی میٹنگ مورخہ 24-02-2003 میں میڈیکل کے اخراجات کی مد میں ادائیگی کی منظوری دے دی۔بعد میں فنانس ڈیپارٹمنٹ اور اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے راہنمائی مانگی گئی جس میں یہ کہا گیا کہ ایک ریٹائرڈ ملازم کو اپنے محکمہ سے اخراجات حاصل کرنے چاہئیں۔اس پر بورڈ نے -/Rs. 54000 کی مذکورہ اہلکار سے ریکوری کا حکم دیا۔بعد ازاں فنانس

ڈیپارٹمنٹ نے اپنی ایڈوائس والا لیٹر واپس لے لیا اور بورڈ نے اخراجات کی منظوری دے دی۔ (تتمہ "م" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(ی) جی ہاں۔سوال کے اجزا"الف"اور"د" کے تحت معاملات مجاز اتھارٹی کے پاس برائے مناسب کارروائی زیر غور ہیں۔سوال کے اجزا"ب"ج" کے تحت مذکورہ آفیسر کے خلاف کارروائی کی سفارش کی گئی تھی تاہم اس وقت کی مجاز اتھارٹی نے کوئی ایکشن نہ لیا۔سوالے جزو"ہ" پر بورڈ اپنا فیصلہ دے چکا ہے تاہم کنٹرولنگ اتھارٹی کے حکم پر اس کا از سر نو جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

مزید براں مذکورہ اہلکار کے خلاف PEEDA,2006 کے تحت "Unauthorized Access to/ Tampering in Financial Data" کے لئے تادیبی کارروائی جاری ہے۔اس کے علاوہ اہلکار کے زیر استعمال کمپیوٹر کی ہارڈ ڈسک کا ایک کمیٹی سے معائنہ کروایا گیا جس میں دفتری لحاظ سے قابل اعتراض مواد پایا گیا۔یہ معاملہ بھی مجاز اتھارٹی کو پیش کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 ستمبر 2010)

ٹیکنیکل بورڈ لاہور میں سسٹم اینالسٹ کی بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*6987: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صنعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن میں فرضی رول نمبرز اور بعد از امتحان رزلٹ کا اجراء کیا جاتا ہے یا کیا جاتا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سسٹم اینالسٹ کو جعلی رولنمبر کے اجراء پر مجرم بھی ثابت کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بورڈ کے سسٹم اینالسٹ کے خلاف سابقہ سیکرٹری کو آپریٹو نے انکوائری کے بعد رپورٹ جاری کی تھی کہ ایسا شخص بورڈ کے لئے خطرناک ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنر انسپکشن ٹیم کے سربراہ نے بھی سسٹم اینالسٹ کو بورڈ کے معاملات کے لئے خطرناک قرار دیا تھا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سسٹم اینالسٹ کی سالانہ رپورٹس میں بھی Adverse Remarks درج ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بورڈ کے سسٹم اینالسٹ کے خلاف-/97000 روپے کا جعلی میڈیکل بل وصول کرنے کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ لاہور نے محکمہ اینٹی کرپشن کو ریفر کیا تھا جس میں مذکورہ بورڈ کا سسٹم اینالسٹ مجرم قرار پایا تھا؟

(ز) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سسٹم اینالسٹ کے خلاف آج تک کیا کارروائی کی ہے، اس کے متعلق مکمل وضاحت سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔ اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کب تک کارروائی کرنے کا ارادہ ہے؟

(تاریخ وصولی 24 مئی 2010 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2010)

جواب

وزیر صنعت

(الف) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن میں امیدواران کے اصلی رول نمبرز کو خفیہ رکھنے کے لئے فرضی رولنمبرز کا اجرا ہوتا ہے کہ امیدواران کی امتحانی جوابی کاپیوں کی مارکنگ شفاف طریقے سے کروائی جا سکے۔ فرضی (fictitious) رول نمبروں کا اجرا امتحانی نظام کو خرابیوں سے پاک رکھنے کے لئے ایک ناگزیز مرحلہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست ہے۔ مذکورہ اہلکار کی شکایت پر چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی کے خلاف میاں خدا بخش سیکرٹری کوآپریٹوز نے انکوائری کی، اپنی سفارشات میں انکوائری آفیسر نے شکایت کنندہ کے بارے میں مندرجہ ذیل سفارش کی "سینئر کمپیوٹر پروگرامر ذوالفقار احمد چیمہ مسائل کی مستقل جڑ ہیں۔ دفتری نظم وضبط کا خوگر نہیں ہیں۔ دفتری معاملات کے لئے اس کی دفتر میں موجودگی خطرناک ہے۔ اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے" (کاپی (تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) درست ہے۔ سینئر ممبر گورنر انسپکشن ٹیم نے ذوالفقار احمد چیمہ کی شکایت پر چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی کے خلاف پروب (Probe) کرتے ہوئے لکھا "شکایت کنندہ ذوالفقار احمد چیمہ کا رویہ بورڈ کی کارکردگی کے لئے ضرر رساں پایا گیا۔ اس کا بورڈ ملازمت پر تسلسل بورڈ کے لئے سخت خطرناک ہے۔ مجاز اتھارٹی اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لا سکتی ہے" کاپی (تتمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی کنٹرولنگ اتھارٹی سیکرٹری ٹو گورنمنٹ

ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تھے۔معاملہ چونکہ کنٹرولنگ اتھارٹی یعنی سیکرٹری ایجوکیشن سے متعلقہ تھا، کنٹرولنگ اتھارٹی نے اس پر کوئی عمل نہیں کیااور نہ ہی بورڈ کی طرف سے اس طرح کی تحریک ہوئی۔

(ہ) درست ہے۔

1. سالانہ خفیہ رپورٹ برائے سال1998 میں چیئرمین بورڈ جناب عبدالقیوم لودھی نے مذکورہ آفیسر کے بارے میں ریمارکس دیتے ہوئے لکھا، "شاذونادر ہی وقت پر کام مکمل کرتے ہیں۔ انتظامیہ کو نیچا دکھانے کے لئے پریشر گروپ بنا رکھا ہے"

2. سالانہ رپورٹ برائے سال1999 میں اسی چیئرمین نے رپورٹنگ آفیسر سے عدم اتفاق کرتے ہوئے لکھا "وہ اپنے آفیسرز کی حکم عدولی کرتا ہے اس کے اختیارات کو چیلنج کرتا ہے اور سرکاری ڈیوٹی دینے سے انکار کرتا ہے اور نتائج کے اعلان کو مؤخر کروانے کے لئے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے"

3. سالانہ رپورٹ برائے سال2000 میں چیئرمین بورڈ نے لکھا کہ "وہ مسلسل اپنے افسران کی حکم عدولی جاری رکھے ہوئے ہے اور اپنے افسر کے ساتھ غلیظ زبان استعمال کرنے کا مرتکب ہے اور اس کے اختیار کو چیلنج کرتا رہتا ہے"

4. سالانہ رپورٹ برائے سال2001 میں چیئرمین بورڈ عبدالقیوم لودھی نے لکھا کہ "وہ اپنے سینئرز کے ساتھ تعاون نہیں کرتااور اس کا رویہ اور کارکردگی انتظامیہ کے حوالے سے ناموافق اور مسلسل مسائل کی وجہ ہے۔"

5. سالانہ رپورٹ برائے سال2001 ہی میں ایک دوسرے چیئرمین میاں شان احمد نے لکھا کہ "اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھ کر ہی سرکاری امور سرانجام دیتا ہے۔مبینہ طور پر بدعنوان ہے۔"

6. سالانہ رپورٹ برائے سال2002 میں چیئرمین بورڈ جناب شان احمد نے لکھا کہ "جذباتی طور پر عدم توازن کا شکار ہے۔قنوطیت اور اذیت پسند اپنا وقت اور توانائی ساتھیوں اور دوسروں کو اذیت دینے میں خرچ کرتا ہے۔" "ناقابل اصلاح" اور "مبینہ طور پر کرپٹ" ہے۔

7. سالانہ رپورٹ برائے سال2003 میں چیئرمین سید انور پرویز نے لکھا کہ "شروع میں اس کی کارکردگی تسلی بخش رہی لیکن سال کے آخر تک اس کی کارکردگی بورڈ میں گروہی سیاست میں ملوث ہونے کی وجہ سے گرتی چلی گئی۔" "غیر مفید" "مبینہ طور پر کرپٹ"

8. سالانہ رپورٹ برائے سال 2004 چیئرمین جناب انور علی پرویز نے لکھا کہ "ذوالفقار احمد چیمہ اخبارات کو غلط رپورٹنگ کرنے کی غیر صحتمندانہ سرگرمیوں میں ملوث رہے اور ادارے کی بدنامی کا باعث بنے۔۔۔ بورڈ کے عملہ کو ہڑتال پر لانے کا سبب بنے۔ دوسرے سٹاف ممبران کے ساتھ جھگڑتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے افراد اپنے کام پر توجہ دینے کی بجائے خود کو بچانے میں مصروف رہتے ہیں۔" "غیر مفید" "مبینہ طور پر کرپٹ"

9. سالانہ رپورٹ برائے سال 2005 میں لکھا کہ "غیر مفید" "مبینہ طور پر کرپٹ" کا پی "تتمہ ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ذوالفقار احمد چیمہ کے خلاف اپنی بیماری کے حوالہ سے مبلغ -/97003 روپے جعلی میڈیکل بل کے ذریعہ وصول کرنے کا کیس بورڈ میں زیر غور رہا۔ بورڈ نے اس ادائیگی کو باقاعدہ قرار دیا۔ بعد ازاں رٹ پیٹیشن نمبر 97/25944 کے حوالے سے لاہور ہائی کورٹ لاہور کے احکامات پر اینٹی کرپشن لاہور ریجن لاہور سے انکوائری کی جس میں ذوالفقار احمد چیمہ، سینئر کمپیوٹر پروگرامر کی طرف سے حاصل کردہ رقم مبلغ -/97003 روپے کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ اس پر 14-12-2004 کو بورڈ کی طرف سے ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن لاہور کو ایف آئی آر درج کرکے قانونی کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی (تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ز) جی ہاں۔ سوال کے اجزاج، د کے تحت مذکورہ آفیسر کے خلاف کارروائی کی سفارش کی گئی تھی تاہم اس وقت کی مجاز اتھارٹی نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ سوال کے جزو "ہ" کے تحت معاملہ مجاز اتھارٹی کے پاس برائے مناسب کارروائی زیر غور ہے۔

مزید برآں مذکورہ اہلکار کے خلاف PEEDA, 2006 کے تحت "Unauthorized Access to/ Tampering in Financial Data" کے لئے تادیبی کارروائی جاری ہے۔ اس کے علاوہ اہلکار کے زیر استعمال کمپیوٹر کی ہارڈ ڈسک کا ایک کمیٹی سے معائنہ کروایا گیا جس میں دفتری لحاظ سے قابل اعتراض مواد پایا گیا۔ یہ معاملہ بھی مجاز اتھارٹی کو پیش کیا جارہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2010)

لاہور — مقصود احمد ملک

مورخہ 18 اکتوبر 2010 — سیکرٹری